ماں بچوں پر اپنی ذاتی رقم خرچ کرے، تو واپسی کا مطالبہ کر سکتی ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13122

تاریخ اجراء:03جمادی الاولی1445ھ/18نومبر2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ طلاق کے بعد بچی کی پرورش کرتے ہوئے ماں اگر اپنی رضا مندی سے اپنی ذاتی رقم سے بچی پر کچھ اخراجات کرے، تو کیا اُن اخراجات کی رقم بچی کے باپ سے وصول کی جا سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

نابالغ اولاد کی ملکیت میں اگر اپنا ذاتی مال نہ ہو تو اُن کا نان نفقہ باپ پر لازم ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ باپ ان کا خرچ اٹھائے البتہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق اولاد کا گزشتہ مدت کا نفقہ خواہ مقرر کیا ہو یا نہ کیا ہو، بہر صورت باپ پر دین نہیں بنے گا لہذا باپ سے اُس نفقہ کا مطالبہ بھی نہیں کیا جا سکتا کیونکہ زوجہ کے علاوہ دیگر اقارب کا نفقہ دین نہیں بنتا اور زوجہ کا سابقہ نفقہ بھی مطلقاً شوہر پر دین نہیں بنتا بلکہ اس کی بھی کچھ شرائط ہیں۔

لہذا پوچھی گئی صورت میں ماں نے اپنی ذاتی رقم کو خود سے بچی کے اخراجات میں جو بھی خرچ کیا، وہ باپ پر دین نہیں بنیں گے بلکہ یہ اخراجات خیر خواہی اور بھلائی کے طور پر قرار پائیں گے، لہذا بچی کے باپ سے ان اخراجات کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا۔

نابالغ بچے کے پاس مال نہ ہو، تو اس کا نفقہ باپ پر لازم ہے۔ جیسا کہ جوہرۃ النیرۃ میں ہے: "تجب نفقة الصغير على ابيه يعني اذا لم يكن له مال "یعنی چھوٹے بچے کا نفقہ باپ پر واجب ہے جبکہ اس کی ملکیت میں مال نہ ہو۔

(الجوھرۃ النیرۃ، ج02، ص89، المطبعۃ الخیریۃ)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "اس بچے نابالغ کی پرورش بیشک ذمہ زید لازم ہے۔۔۔۔اور نفقہ پائے گا باپ سے بشرطیکہ اپنا کوئی مال نہ رکھتا ہو۔" (فتاوی رضویہ، ج 13، ص 429، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، ملتقطاً)

زوجہ کے علاوہ دیگر اقارب کا نفقہ مدت گزرنے کے سبب دین نہیں بنے گا خواہ مقرر ہی کیوں نہ کیا ہو۔ جیسا کہ ہدایہ وغیرہ کتبِ فقہیہ میں ہے: "إذا قضي القاضي للولد والوالدين وذوي الأرحام بالنفقة فمضت مدة سقطت لأن نفقة هؤلاء تجب كفاية للحاجة حتى لا تجب مع اليسار وقد حصلت بمضي المدة بخلاف نفقة الزوجة إذا قضي بها القاضي لأنها تجب مع يسارها فلا تسقط بحصول الاستغناء فيما مضى۔" یعنی جب قاضی اولاد، والدین اور دیگر ذوی الارحام رشتہ داروں کا نفقہ مقرر کرے تو مدت گزرنے سے ان کا نفقہ ساقط ہو جاتا ہے کہ ان کا نفقہ حاجت پوری کرنے کے لیے واجب ہوتا ہے حتی کہ یہ لوگ خوشحال ہوں تو نفقہ بھی واجب نہیں ہوتا۔ جب مدت گزرنے کے سبب حاجت پوری ہو چکی (تو نفقہ ساقط ہو گیا)، برخلاف بیوی کے نفقہ کے کیونکہ بیوی کا نفقہ خوشحالی میں بھی واجب ہوتا ہے تو مدت گزرنے پر استغنا کی وجہ سے ساقط نہیں ہو گا۔ (الهداية، باب النفقة، ج 02، ص 294، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

ماں نے بچے پر جو اخراجات خود سے کیے وہ باپ سے وصول نہیں کر سکتی۔ جیسا کہ فتاویٰ شامی، بحر الرائق وغیرہ کتبِ فقہیہ میں ہے: "والنظم للاول" وان انفقت علیہ من مالها او من المسئلة من الناس لا ترجع علی الاب۔" یعنی اگر ماں نے بچے پر اپنا مال خرچ کیا یا لوگوں سے مانگ کر خرچ کیا ہو، تو اس خرچہ کو بچے کے والد سے وصول نہیں کر سکتی۔ (رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الطلاق، ج 03، ص 634، مطبوعہ بیروت)

اولاد کا گزشتہ عرصہ کا نفقہ باپ پر دین نہیں بنے گا۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: "اولاد کا نفقہ ان کی محتاجی کی حالت میں لازم ہوتا ہے، اگر مال رکھتے ہیں ان کا نفقہ باپ پر نہیں، ورنہ ہے اگرچہ وہ اس کے یہاں نہ رہیں۔ پھر جو نفقہ نہ باہمی قرارداد سے مقرر ہوا ہو، نہ حاکم کے حکم سے، اسے اگر ایک مہینہ یا زیادہ کتنے ہی برس گزر جائیں **اور اس مدت میں عورت اور اولاد قرض دام سے، خواہ کسی طریقہ سے اپنی حاجت نکالتے رہیں یا عورت اپنے مال، خواہ قرض یا گداگری سے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالے، تن ڈھکے تو اس مدت کے کسی حبہ کا مطالبہ شوہر سے نہیں ہو سکتا**، ہاں اگر بحکم حاکم یا تراضی باہمی قرارداد نفقہ ہو لیا تھا کہ مثلاً اتنا ماہوار دینا ٹھہرا اور مدتیں گزریں شوہر نے نہ اس کا نفقہ دیا نہ اولاد کا، تو عورت اپنے نفقہ مقرر شدہ کا مطالبہ کر سکتی ہے اور **اولاد کا نفقہ اگرچہ برضائے باہمی یا بحکم حاکم مقرر ہوا ہو، جب وقت**

گزر گیا ساقط ہو گیا کہ وہ بوجہ حاجت تھا اور مدت گزشتہ کی حاجت نکل چکی اگرچہ کسی طرح نکلی۔‘‘(فتاوی رضویہ، ج13، ص462-461، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net